90

عبداللہ بنو

(فرمودہ ۱۶ر جولائی ۱۹۲۰ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

"چونکہ آج وقت میں دیر ہوگئی ہے۔ اس لیے مَیں مختصر الفاظ میں خطبہ کا مضمون بیان کرتا ہوں۔ مگر اس اختصار سے مضمون کو مختصر خیال نہ کرو۔ گو مَیں نے بار بار اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے مگر بار بار دُہرانا کسی چیز کی اہمیت کو کم کرتا ہے نہ ضرورت کم ہوتی ہے۔ بلکہ ضرورت کم اسی وقت ہوتی ہے جب ضرورت پوری ہو جائے۔ محض علاج کرنے سے دوا کی ضرورت کم نہیں ہوتی۔ اگر پچاس دفعہ دوائی پلانی پڑے۔ تو اس کی ضرورت اور اہمیت کم نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مرض دُور ہو جاتے۔ جب بیماری دُور ہو گی۔ تو دوائی کی ضرورت بھی کم ہو گی۔

مَیں جس مضمون کے متعلق توجہ دلاتا ہوں۔ اس کی ضرورت بھی کم نہیں ہوئی۔ وہ ایسی اہم بات ہے کہ ایک مسلم کے اوّلین فرضوں میں سے ہے۔ وہ ضرورت کیا ہے؟ وہی ضرورت ہے جس کے پورا کرنے کے لیے انسان پیدا کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذٰریٰت:۵۷) انسان اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ عبد بنے۔ مگر عبد بننے کے لیے یہی کافی نہیں کہ وہ خود نماز پڑھے۔ روزہ رکھے۔ بلکہ ضروری ہے کہ خود بھی عبد بنے۔ اور دوسروں کو بھی عبد بنائے۔ تب عبداللہ بن سکتا ہے غور کرو ایک بادشاہ کے ملک میں باغی چڑھے آرہے ہوں۔ اور اس کے دارالخلافہ کی طرف دم بدم بڑھ رہے ہوں۔ اس وقت رعایا کے لوگ وفد بنا کر بادشاہ کے پاس بھیجیں۔ اور اس کو اطمینان دلائیں کہ ہم حضور کے وفادار ہیں۔ مگر بیٹھے رہیں تمام اپنے گھر میں۔ کیا بادشاہ ایسی رعایا کو وفادار یقین کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ یہی کہے گا کہ یہ تمام باغی ہیں۔ اور دشمن سے ساز باز رکھتے ہیں۔

پس اسی طرح اللہ کے عبد کے یہ معنے نہیں کہ خود ہی عبادت کرے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ دوسروں کو بھی حلقہ عبودیت میں لائے۔ اگر غیروں کی شرارت کو دیکھ کر یہ نہیں چاہتا کہ ان سے شرارت چھڑائے

اور سازش کرنے والوں کے خلاف اُنگلی بھی نہ ہلاتے تو یہ جھوٹا عبد ہوگا۔ پس انسانی پیدائش میں یہ بھی غرض ہے کہ ایک انسان دوسرے گمراہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتے۔

بار بار اس امر پر توجہ دلائی جاتی ہے مگر ہزاروں احمدی ایسے ہونگے جن کے ذریعہ اب تک ایک بھی احمدی نہ ہوا ہوگا۔ اگر خدا کے دربار کے باغیوں کو وفاداری کی طرف نہیں بُلاتے، اگر فتنہ پردازوں کا فتنہ دُور کرنے کی سعی نہیں کرتے۔ تو ہمیں حق نہیں کہ ہم کہیں کہ ہم عبد ہیں۔ کیونکہ جب تک عملی طور پر وفاداری کا ثبوت نہ دیا جاتے۔ اس وقت تک وفاداری کا دعویٰ صرف مُنہ کا دعویٰ ہے۔ بادشاہ کے ساتھ فریب ہے، یا اپنے نفس سے فریب ہے۔ یا دنیا کو فریب دیا جاتا ہے۔

مَیں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس موقع کو ضائع نہ کریں۔ جس وقت بارش ہوتی ہے تو بارش کے بعد زمین نرم ہوجاتی ہے۔ دانا زمیندار اس پر ہل چلاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس وقت کو یونہی گزر جانے دے تو اس کے لیے بجز افسوس کے اور کچھ نہیں۔ انبیاء و مرسلین کے زمانے روحانی بارشوں کے زمانے ہوتے ہیں جس کے بعد دلوں کی زمینیں نرم کی جاتی ہیں اور قبولیت کے لیے دل تیار کئے جاتے ہیں۔

دو قسم کی زمینیں ہوتی ہیں۔ ایک نرم دوسرے سنگلاخ جو زمینیں مٹی کی ہوتی ہیں۔ وہ بارش سے نرم ہوجاتی ہیں۔ اور دوسری وہ ہوتی ہیں۔ جو پتھریلی ہوتی ہیں۔ پتھر پر خواہ پچاس بارشیں ہوں وہ پتھر ہی رہتا ہے۔ پس جو زمین نرم اور طین ہوتی ہے۔ بارش اس کو نرم کرتی ہے۔ اور جو پتھر ہوتے ہیں۔ ان کیلئے زلزلے آتے ہیں۔ اور ان کو آگ کے ذریعہ پگھلایا جاتا ہے اور چُور چُور کر دیا جاتا ہے۔ دونوں کے لیے خدا کے مُرسلین آنے میں سامان ہدایت ہوتے ہیں۔ پہلوں کے لیے خدا کی وحی اور کلام۔ جس سے نرم دل فائدہ اُٹھاتے ہیں اور دوسروں کے لیے عذاب اور زلزلے۔ اس وقت یہ دونوں باتیں حاصل ہیں۔ ہم میں ایک خدا کا نبی آیا۔ اس لیے ہمارا زمانہ ایک نبی کا زمانہ ہے۔ جبکہ دلوں کی زمینیں نرم کی گئی ہیں۔ اور پھر خدائی عذابوں نے بھی پتھر دلوں کو نرم کر دیا ہے۔ ایسے وقت میں ہی جو منافع حاصل کیا جاتے۔ وہی حاصل ہوسکتا ہے اور اگر اس وقت کو یونہی چھوڑ دیا تو وہی حال ہوگا۔ جیسا کہ جب زمین سخت ہوجاتی ہے۔ تو اس پر ہل ٹوٹ جاتا ہے۔ پس ہمیں اس زمانہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور اس وقت بیج بونا چاہیئے۔ تاکہ ایک اللہ کے پرستار پیدا ہوں۔ اگر یہ موقع نکل گیا۔ تو ہم خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ قادیان میں ایسے لوگ ہیں۔ جو ابھی تک سلسلہ سے الگ ہیں۔ اور قادیان کے تین تین چار چار میل اردگرد اس قسم کے دیہات ہیں۔ جہاں اس وقت تک ایک بھی احمدی نہیں۔ اور بعض اس قسم کی جگہیں ہیں۔ جہاں احمدی ہیں تو سہی۔ مگر وہ احمدی برائے نام ہیں۔ وہ اس طرح دنیا کے پیچھے لگے ہوتے ہیں۔ ان کی اصلاح بھی ضروری ہے۔

پس اس وقت ہمارے سامنے تین کام ہیں (۱) وہ لوگ جو برائے نام جماعت میں ہیں مگر درحقیقت جماعت میں نہیں۔ ان کی اصلاح (۲) وہ لوگ جو اسلام کو قبول کئے ہوئے ہیں مگر تاحال انہوں نے اپنے زمانہ کے نبی کی شناخت نہیں کی۔ ان کو اس نبی کے حلقۂ اطاعت میں لانا (۳) ان کے علاوہ وہ لوگ جو سرے سے اسلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کو اسلام کی طرف لانا۔ ان تینوں کی اصلاح کا یہی زمانہ ہے اور ان کی اصلاح کے خُدا نے سامان پیدا کئے ہوتے ہیں۔ بدعملی اور قساوت قلبی کے دُور کرنے کے لیے عذاب بھی خُدا کی طرف سے موجود ہیں۔ اور خدا کا کلام لوگوں کے اطمینان کے لیے موجود ہے، اور خُدا کی طرف سے دلائل کی بارش بھی ہوگئی ہے۔ اس سے بہتر زمانہ کونسا ہوسکتا ہے۔ پس وقت کی قدر کرو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جاتے اور تمہیں علم بھی نہ ہو۔ کیونکہ اگر وقت گزر گیا تو تمام کوششیں بے کار ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے راہ میں سعی کی توفیق عطا کرے اور اس کے نیک ثمرات پیدا ہوں۔"

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۲۰ء)